محترمہ جمیلہ شوکت

# ابنِ عبدِ ربّہ

(آخری قسط)

## العقد الفرید

ابنِ عبد ربہ نے صرف شاعری اور نثر نگاری میں تفوق پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس نے چاہا کہ وہ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی اپنے کمالات کا اظہار کرے۔ چنانچہ اس نے العقد الفرید جیسی بیش قیمت کتاب تالیف کر کے ادب عربی کی گراں مایہ خدمت انجام دی ہے۔

بقول جرجی زیدان[1] یہ کتاب اس زمانے کا دائرۃ المعارف یعنی تمام علوم کا مخزن ہے۔ اس میں بہت سی مفید باتیں، متفرق مسائل، مختلف واقعات، انساب، امثال، طب، موسیقی، شعر و شاعری، تاریخ و جغرافیہ کے متعلق معلومات جمع کر دی گئی ہیں۔

اس نے صرف عربوں کی تصانیف پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ یونانی، فارسی، سنسکرت اور ہندی کے تراجم سے بھی استفادہ کیا۔ مصنف نے اپنی کتاب کو پچیس ابواب میں تقسیم کیا ہے پھر اس نے تمام مواد ہار کے موتیوں کی طرح مرتب کیا ہے۔ اور ہر باب کا نام کسی قیمتی پتھر یا جوہر پر رکھا۔ درمیانی یعنی تیرہویں باب کا نام "الواسطہ" (یعنی PENDANT) رکھا ہے۔

اس کے بعد بالترتیب "الثانیہ" کے اضافے کے ساتھ وہی نام ہیں جو پہلے بارہ ابواب کے ہیں۔ یاقوت نے ان ابواب کی ترتیب کچھ مختلف بتائی ہے[2]

---

[1] جرجی زیدان: ۲، ۲۰۲

[2] یاقوت نے ۲۳ دیں باب کی جگہ ۲۵ دیں باب کو اور ۲۵ دیں باب کی جگہ ۲۳ دیں باب کو دی ہے۔

(۲: ۷۰)

مؤلف نے ابواب باندھنے اور مضامین کو ترتیب دینے میں بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ جہاں تک نقد و نظر کا تعلق ہے ابن عبد ربہ نے کم گوئی سے کام لیا ہے۔ وہ ہر باب کی غرض و غایت بتاتا ہے پھر اس موضوع پر بہترین مواد جمع کر کے اسے عمدہ طریقے سے ترتیب دیتا ہے جیسا کہ وہ خود بھی کہتا ہے: وانی فیه هو تالیف الاختیار وحسن الاختصار وفرش الی در وما سواه فماخوذ من افواه العلماء وما ثور عن الحکماء والادباء۔[۱]

## تالیف کا مقصد

مؤلف نے اپنے پیش رو مصنفین کی کتب کا بغور مطالعہ کیا تھا لیکن اس نے دیکھا کہ وہ تمام کتابیں علوم کے ان تمام اسباق پر محیط ہیں جو ایک ادب عربی کے طالب علم کے لیے ضروری ہیں۔ لہذا اس نے ایک ایسی کتاب تالیف کرنے کا ارادہ کیا جس میں ہر علم اور ہر فن پر نادر معلومات فراہم ہوں۔

وہ خود کہتا ہے: وقد نظرت فی بعض الکتب الموضوعة فوجدتها غیر متفرقة فی فنون الاخبار ولا جامعة لجمل الآثار فجعلت هذا الکتاب جامعا لاکثر المعانی التی تجری علی افواه العامة والخاصة وتدور علی السنة الملوك والسوقة۔[۲]

العقد الفرید مرتب کرتے وقت جس کتاب کا اس نے تتبع کیا ہے وہ ابن قتیبہ کی معرکہ آرا تصنیف "عیون الاخبار" تھی۔ اس کے علاوہ اس نے اصمعی، ابوعبیدہ، جاحظ وغیرہ کی تصانیف اور قرآن، حدیث، تورات اور کتاب مقدس سے بھی استفادہ کیا ہے۔ بعض مواقع پر وہ دوسرے مصنفین کے پورے ابواب من وعن نقل کر جاتا ہے۔ جیسا کہ کتاب الکامل کا باب الخوارج، لیکن وہ عموماً نوادر کو منتخب کرتا ہے اور پھر انھیں نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہے جیسا کہ وہ خود مقدمہ میں کہتا ہے: وتخیرت من تخیر جواهر الادب ن

---

[۱] العقد ۱: ۲

[۲] العقد ۱: ۳

محصول جوامع البیان مکان جوھر الجواھر واللباب[1]

ترتیب و تبویب میں جو مشکلات اسے پیش آئیں اس کا اظہار یوں کرتا ہے: واختیار الکلام اصعب من تالیفہ ۔ ابنِ عبدِ ربہٖ کے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ وہ جو کچھ انتخاب کرے عام سطح سے بلند اور علمی و ادبی لحاظ سے ارفع ہو تاکہ لوگ اسے عامی یا سوقی نہ سمجھیں۔ کہتا ہے: اختیار الرجل وافد عقلہ[2] غالباً نوادر کے انتخاب میں اس کے سامنے افلاطون کا یہ نظریہ بھی تھا: عقول الناس مدونۃ فی اطراف اقلامھم وظاھرۃ فی حسن اختیارھم[3] گویا کہ اس نے تمام معلومات کا انتخاب الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ[4] کے مطابق رطب و یابس کو چھوڑ کر ہر عالم کے بہترین کلام کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے۔

اس انتخاب اور حسنِ ترتیب نے اس کے لیے تعریف کے سدا بہار پھول اکٹھے کیے ہیں اور اسے اس کی اس کتاب ہی نے شہرتِ دوام بخشی ہے۔ ادبِ عربی ابن عبدربہ کا ممنون ہے کہ اس نے یہ عمدہ ہار پیش کر کے عربی ادب کی گراں مایہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ لہٰذا ہر دور کے ادبا و علما اسے عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں۔ ابن الفرضی اسے "شاعر الاندلس و ادیبھا"[5] کہتا ہے۔ فتح بن خاقان "حجۃ الادب"[6] کے نام سے یاد کرتا ہے۔ ضبی کہتے ہیں:

ھو من اھل العلم والادب والشعر[7]

---

[1] العقد ۱: ۲ [2] ایضاً

[3] ایضاً

[4] ایضاً۔ القرآن ۳۹: ۱۹

[5] ابن الفرضی ۱: ۳۷

[6] مطمح ۵۱

[7] الضبی ۱۳۷

اور الثعالبی اسے احد محاسن الاندلس علماً وفضلاً ونبلاً۔[1] کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں

## کتاب کی اہمیت

العقد پڑھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ ابن عبدربہ کا میلان مزاح اور فکاہات کی طرف بہت زیادہ تھا۔ وہ ایک خاص باب مزاح کے لیے بھی وقف کرتا ہے۔ آغاز میں کہتا ہے: ھی نزھۃ النفس وربیع القلب ومرتع السمع ومجلب الراحۃ ومعدن السرور فان القلوب اذا کلت عمیت[2] پھر اپنے اس قول کی تائید میں احادیث بھی بیان کرتا ہے، مثلاً: روحوا القلب ساعۃ بعد ساعۃ[3] اس کے علاوہ وہ قصے کہانیاں بھی بیان کرتا ہے مثلاً دارۃ الجلیل[4] کا واقعہ، صریع الغوانی[5] کا قصہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ وہ الف لیلۃ ولیلۃ کے قصے بھی بیان کرتا ہے۔ ابن عبدربہ پہلا شخص ہے جس نے مختلف ادوار کے قصے کہانیوں کو ایک کتاب میں مدوّن کیا۔ اسی طرح وہ نوادر وغیرہ کا بھی ذکر کرتا ہے۔ گو مزاح اس کی کتاب کے اکثر ابواب پر غالب ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کتاب تالیف کرتے وقت اس کا کوئی معین نظریہ نہ تھا بلکہ ہر باب باندھتے وقت اس کا غالب مقصد علمی وادبی تھا۔ ابن عبدربہ اپنی کتاب میں مختلف علوم وفنون جمع کرنے کی غرض بھی یہی بتاتا ہے کہ وہ بحیثیت ایک ادیب ہونے کے اسے ایک ادبی شہ پارہ بنانا چاہتا ہے۔ وہ اپنے اس نظریہ کی تائید میں ابن قتیبہ کا یہ قول نقل کرتا ہے۔

ومن اراد ان یکون ادیباً فلیتفنن فی العلوم[6] اسی ادبی مقصد کے پیش نظر وہ اکثر روایات بیان کرتے ہوئے اسناد حذف کرجاتا ہے جیسا کہ وہ خود کہتا ہے:

اخبار مستغربۃ وحکم ونوادر لا ینفعھا الاسانید باتصالہ ولا یضرھا ما حذف منھا۔[7]

---

[1] یتیمۃ الدہر ۲ : ۶۵

[2] العقد ۸۱۶ : ۸۱

[3] الجامع الصغیر ۲ : ۳۱ ۔ العقد الفرید ۸ : ۸۱

[4] العقد ۸ : ۹۱

[5] العقد ۸ : ۹۳

[6] العقد ۲ : ۶۵

[7] العقد ۱ : ۲

وہ طویل وبسیط کہانیوں اور روایات کو نہایت مختصر انداز میں للاستخفاف والا یجاز و ھلا یا من التثقیل والتطویل[1] کے مثل نظر بیان کرتا ہے۔ اس طرح ابن عبد ربہ اپنے ماقبل مصنفین سے کئی لحاظ سے مثلاً اختصار میں اور تبویب میں، سہولت الفاظ اور مافی الضمیر کے اظہار میں سبقت لے گیا۔ اس کا ادبی مقصد کتاب کے ابواب پر نظر ڈالنے ہی سے معلوم ہو جاتا ہے جو اپنے اندر علمی وادبی فوائد سموئے ہوئے ہیں۔

## تاریخی اہمیت

یہ کتاب ایک قسم کا دائرۃ المعارف یعنی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس وقت کے تمام مروجہ علوم کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب نہایت قدیم مصادر میں شمار ہوتی ہے اس سے عربوں کے اجتماعی سیاسی، معاشی اور ادبی حالات کا اندازہ ہوتا ہے اور بعض ان کتابوں کے متعلق بھی معلومات ملتی ہیں جو دست برد زمانہ کی نذر ہو گئی ہیں۔ مثلاً بقول قلقشندی ابو عبیدہ کی کتاب الامثال کا اکثر و بیشتر حصہ اس میں نقل کر دیا گیا ہے[2] اسی طرح الشیبانی، التمیمی، المدائنی، القیتبی وغیرہ کی روایات اس میں محفوظ ہیں۔ جرجی زیدان کتاب کی تاریخی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں بعض ایسے تاریخی واقعات ملتے ہیں جو دوسری تاریخی کتابوں میں ناپید ہیں۔ مثلاً زیاد، حجاج اور آل ابی طالب کے حالات بڑی شرح وبسط سے بیان کیے گئے ہیں اور بقول اس کے وھو من امھات کتب الادب الموثوق بھا۔[3]

تاریخی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو العقد میں ایک نقص نظر آتا ہے کہ مؤلف اسناد پر توجہ نہیں دیتا لیکن چونکہ کتاب کا اصل مقصد ادبی ہے لہٰذا یہ عیب زیادہ قابل التفات نہیں رہتا۔

دوسری چیز جو بطور مؤرخ اس کے رتبہ کو کم کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ابن عبد ربہ خبریں بیان کرتے وقت احتیاط سے کام نہیں لیتا۔ ایک موقعہ پر کہتا ہے کہ یزید اپنے باپ معاویہ کی وفات کے وقت اس کے پاس تھا[4] لیکن دوسری جگہ اس سے انکار کرتا ہے[5] مگر

---

[1] العقد ۱ : ۳
[2] صبح الاعشیٰ ۱ : ۲۹۳
[3] جرجی زیدان ۲ : ۳۲
[4] العقد ۳ : ۱۶۶
[5] العقد ۳ : ۴۳۰

غالباً اس قسم کی اغلاط کا اعتراف مقدمہ میں عتبی کے اس قول کو بیان کرتے ہوئے کرتا ہے۔ کسی نے عتبی سے پوچھا: هل تعلم احداً لا عيب فيه قال ان الذى لا عيب فيه لا يموت ابداً لا سبيل الى السلامة من ألسنة العامة۔[1]

علوم دینیہ کے مآخذ کے اعتبار سے بھی یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ فقہا اور ائمہ کے اقوال و فتاویٰ کا ذکر کرتا ہے۔ نیز دیگر شرعی امور میں ان کے اختلافات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآنِ مجید کی بعض آیات اور احادیثِ نبوی کی تفسیر بھی بیان کرتا ہے۔

## زمانۂ تالیف

العقد کی تالیف کا صحیح وقت معین کرنا ایک مشکل امر ہے لیکن ہمیں بعض شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے یہ کتاب اپنی زندگی کے آخری ایام میں تصنیف کی اور غالباً ۳۲۲ھ میں تصنیف کی کیونکہ وہ ارجوزہ جو عبد الرحمٰن کے عہد کے حالات کے بارے میں ہے اس میں ۳۲۲ھ تک کے حالات مذکور ہیں لیکن مؤلف خود ۳۲۸ھ تک زندہ رہا۔ اگر ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تو یہ ضرور ماننا پڑے گا کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنی کتاب میں ردو بدل اور اضافے کرتا رہتا تھا۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ وہ عبد الرحمٰن الناصر کو "الناصر لدین اللہ اور امیر المومنین" کے القاب سے یاد کرتا ہے[2] اور یہ خطابات اسے ۳۱۷ھ میں عطا ہوئے۔ مزید ثبوت کتاب کا ہر صفحہ دیتا ہے جس میں مؤلف کی پختہ خیالی اور وسعتِ مطالعہ کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

## العقد میں ردّو بدل

بعض کتب عربی کی طرح العقد میں بھی مؤلف کی موت کے بعد کچھ چیزیں اس کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔ کتاب "الیتیمة الثانیة" میں بغداد کے چار عباسی خلفا الراضی، المتقی، المستکفی اور المطیع کا ذکر ہے۔ حالانکہ ان چاروں نے ۳۲۸ھ کے بعد وفات پائی[3] اور

---

[1] العقد ۱: ۳ (مقدمہ)

[2] SPANISH ISLAM. P.423

[3] الراضی (۳۲۲-۳۲۹ھ) المتقی (۳۲۹-۳۳۳ھ) المستکفی (۳۳۳-۳۳۴ھ) المطیع (۳۳۴-۳۶۳ھ)

یہ اضافہ لازمی طور پر مطیع یا اس کے پیش رو کے عہد میں ہوا۔ ورنہ واضع مطیع کے بعد میں آنے والے امرا کا حال ضرور لکھتا۔

## کتاب کا نام

آج کل علمی حلقوں میں یہ کتاب العقد الفرید کے نام سے معروف ہے لیکن بعض ناقدین نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مؤلف نے اس کا نام العقد رکھا تھا۔ اور صفت الفرید کا اضافہ بعد میں ہوا۔ سب سے پہلے اس خیال کا اظہار براکلمین نے کیا۔[1] دلیل میں وہ قدیم مصادر کو پیش کرتا ہے جس میں الفرید کا لفظ مستعمل نہیں۔ ضبی کہتا ہے: ولہ الکتاب الکبیر المسمی کتاب العقد فی الاخبار۔[2] ابنِ خاقان کہتا ہے: لہ التالیف المشھور الذی سماہ بالعقد[3]۔ یاقوت بھی اسے صاحب کتاب العقد فی الاخبار[4] کے نام سے یاد کرتا ہے۔ قلقشندی[5] اور حاجی[6] خلیفہ بھی اس کی کتاب کو العقد ہی کہتے ہیں اب صرف ایک کتاب المستطرف باقی رہتی ہے۔ جس میں مصنف کہتا ہے کہ میں نے اپنی اس کتاب میں اکثر حصہ العقد الفرید سے نقل کیا ہے[7] گو ہم صحیح وقت کا تعین نہیں کر سکتے کہ کب العقد کے ساتھ صفت الفرید کا اضافہ ہوا ہے لیکن بعض واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نام وزیر شافعی کی تالیف العقد الفرید للملک الشعراء[8] سے پہلے معروف نہ تھا اور ہمارے خیال میں صاحب مستطرف اگر پہلا شخص نہیں تو قدیم ترین شخص ہے جس نے اس کی کتاب کو العقد الفرید کہا ہے۔

## اختصار

العقد الفرید کا اختصار دو دفعہ ہو چکا ہے۔ سب سے پہلے ابو اسحاق ابراہیم[9] بن عبد الرحمٰن

---

[1] انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۲: ۳۸۳
[2] الضبی ۱۳۷
[3] مطمح ۵۱
[4] یاقوت ۲: ۶۷
[5] صبح الاعشیٰ ۱: ۳۹۲ - ۹: ۲۶۲
[6] حاجی خلیفہ
[7] المستطرف
[8] حاجی خلیفہ ۲: ۲۳۲
[9] ابو اسحٰق م ۵۷۰۔ بغیۃ الوعاۃ ۱۸۲

نے کیا۔ پھر ابنِ منظور[1] صاحب لسان العرب نے، لیکن یہ دونوں ضائع ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں مصر سے ایک مختصر ایڈیشن طبع ہوا ہے تاکہ نصاب میں شامل کیا جا سکے۔ یہ مختار العقد کے نام سے مشہور ہے اور ۱۹۱۲ء میں مطبع جمالیہ سے شائع ہوا۔

بعد میں آنے والے ادبا نے العقد الفرید سے استفادہ کیا۔ ان میں سے ایک الابشیہی (م ۸۵۰ھ) صاحب المستطرف ہے۔ وہ مقدمہ میں کہتا ہے: نقلت کثیراً مما نقله ابن عبد ربه فی کتابه[2]۔ صاحبِ خزانۃ الادب نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ کتابیں جن سے اس نے فائدہ اٹھایا ان میں العقد بھی شامل ہے۔ اسی طرح ابن خلدون بھی اپنے مقدمہ میں اکثر العقد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ قلقشندی اور نویری نے بھی اس کتاب کو اپنا ماخذ بنایا ہے۔ ان کے علاوہ متاخرین میں سے جنھوں نے نوادر پر کتب تالیف کیں سب نے العقد الفرید پر اعتماد کیا ہے۔

ابنِ عبدِ ربہ کی تصنیفات میں سے صرف العقد الفرید ہم تک پہنچی ہے۔ حموی نے ابنِ عبدِ ربہ کے اشعار کے بیس اجزا دیکھے تھے[3] لیکن وہ ہم تک نہیں پہنچے۔ اس کے علاوہ حاجی خلیفہ نے اس کی ایک اور کتاب المعرفة فی العلم والادب[4] کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ کتاب بھی ہم تک نہیں پہنچی۔

## طباعت

العقد الفرید متعدد بار قاہرہ سے چھپی۔ پھر ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۵ء مکتبہ صادر بیروت سے یہ کتاب چھپتی رہی۔ یہ ایڈیشن تئیس (۲۳) اجزا پر مشتمل ہے۔ کرم بستانی نے اسے شائع کیا ہے۔ بہت سے اغلاط کی وضاحت کی ہے اور حواشی بھی دیے ہیں۔

اس کے بعد محمد سعید العریان نے نہایت صحت و دقت نظر سے اس کتاب کو مطبعہ استقامہ سے شائع کیا۔ وہ اغلاط جو ابتدائی ایڈیشنوں میں نظر آتے ہیں۔ ان کی کافی حد تک تصحیح کی گئی ہے

---

[1] ابن منظور ۷۱۱ھ بغیۃ الوعاۃ ۱۰۶ ۔
[2] المستطرف ۱: ۲
[3] یاقوت ۲: ۶۷
[4] حاجی خلیفہ ۵: ۳۰۲

میں نے بھی اسی ایڈیشن پر انحصار کیا ہے۔

## کتابیات


۱- القرآن المجید

| | | |
|---|---|---|
| ۲- الابشیہی | المستطرف | بولاق ۱۲۷۲ھ |
| ۳- الثعالبی | یتیمۃ الدہر | قاہرہ ۱۹۳۴ء |
| ۴- ابن خلکان | وفیات الاعیان | ۱۲۹۹ھ |
| ۵- ابن الفرضی | تاریخ علمائے اندلس | ۱۸۹۲-۱۹۱۲ء |
| ۶- الضبی | بغیۃ الملتمس | ۱۸۸۴ |
| ۷- المقری | نفح الطیب | مصر |
| ۸- یاقوت الحموی | ارشاد الادیب | طبع مارگولیتھ |
| ۹- یاقوت الحموی | معجم البلدان | قاہرہ ۱۳۲۳ھ |
| ۱۰- ابن خاقان | مطمح الانفس | ۱۳۰۱ھ |
| ۱۱- ابن عبد ربہ | العقد الفرید | قاہرہ ۱۳۷۲ھ |
| ۱۲- ابن کثیر | البدایۃ والنہایۃ | قاہرہ ۱۹۳۲ء |
| ۱۳- ابن قتیبہ | کتاب الشعر والشعراء | لائڈن ۱۹۰۲ء |
| ۱۴- ابن صاعد الاندلسی ۲ | طبقات الامم | بیروت ۱۹۱۲ء |
| ۱۵- ابن ابی اصیبعہ | عیون الانباء فی طبقات الاطباء | طبع ملہ ۱۲۹۹ھ |
| ۱۶- کرد علی | رسائل البلغاء | قاہرہ ۱۳۶۵ھ |
| ۱۷- زیات | تاریخ الادب العربی | قاہرہ |
| ۱۸- عبداللہ ابن معتز | دیوان ابن معتز | مطبع اقبال - بیروت |
| ۱۹- ابن خلدون | مقدمہ ابن خلدون | مطبع مصطفی محمد مصر |
| ۲۰- جرجی زیدان | تاریخ آداب اللغۃ العربیہ | دار الہلال ۱۹۵۷ء |
| ۲۱- جلال الدین السیوطی | الجامع الصغیر | قاہرہ ۱۳۲۱ھ |

۲۲- قلقشندی صبح الاعشیٰ قاہرہ ۱۹۲۲ء
۲۳- حاجی خلیفہ کشف الظنون جامع فلوگل
۲۴- جلال الدین سیوطی بغیۃ الوعاۃ قاہرہ ۱۳۲۶ھ
۲۵- ابنِ فرحون الدیباج المذہب
۲۶- LANE POOLE : MUHAMMADAN DYNASTIES, LONDON, 1894.
۲۷- LANE POOLE : THE MOORS IN SPAIN, LONDON, 1899.
۲۸- STOKES : SPANISH ISLAM, LONDON 1913.
۲۹- HOUTSMA : ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM, LEIDEN 1913-38.
۳۰- NICHOLSON : A LITERARY HISTORY OF THE ARABS, CAMBRIDGE, 1953.

---

# تشبیہاتِ رومی

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

مولانا جلال الدین رومی تشبیہ و تمثیل کے بادشاہ ہیں اور وہ ہر قسم کے اخلاقی و روحانی مسائل کو سمجھانے اور ہر باریک نکتے کی وضاحت کرنے کے لیے ایسی دل نشیں تشبیہ دیتے ہیں جو جدید اور بھی ہوتی ہے، اور یقین آفرین بھی۔ رومیات کے نامور عالم ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے ان تشبیہات کی بڑے دلکش انداز میں تشریح کی ہے اور یہ بتلایا ہے کہ رومی نے دلکش و دل پذیر تشبیہوں سے کام لے کر حکمت و معرفت اور حیات و کائنات کے اسرار کس آسانی سے حل کر دیے ہیں۔

صفحات : ۶۱۲ قیمت : -/۸ روپے

ملنے کا پتہ : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور